حافظ محمد عبداللہ کلیم ایم۔ اے
لیکچرر گورنمنٹ کمرشل کالج کیمبلپور

اسلام اور سائنس

اس سے پہلے کہ اسلام اور سائنس کے تعلق اور ہم آہنگی کے متعلق خیالات کا اظہار کیا جائے۔ سائنس کے متعلق یہ جاننا ضروری ہے کہ سائنس کیا ہے، اس کا مفہوم کیا ہے اور اس کی تعریفات کن الفاظ میں مل سکتی ہیں۔

سائنس:

۱۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق SCIENCE لاطینی زبان کے لفظ SCIENTIA سے لیا گیا ہے اور اس کا معنیٰ علم ہے۔

۲۔ SHORTER OXFORD ENG DICTIONARY کے مطابق SCIENCE کا معنیٰ وہ علم ہے جو محنت سے حاصل کیا جائے۔ یا علم کی چند مخصوص اقسام (کیمیا، طبعیات، ریاضی اور علم نجوم وغیرہ)

سائنس کے بارے میں مندرجہ ذیل مشہور تعریفات کی گئی ہیں:

۱۔ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ENCYCLOPAEDIA OF BRITANNICA کے مقالے کا مصنف لکھتا ہے:

"SCIENCE IS A RESEARCH FOR JUDGMENT TO WHICH UNIVERSAL ASSENT MAY BE OBTAINED."
کہ "سائنس کسی ایسے فیصلہ کن امر کی تلاش کا نام ہے جس کے بارے میں ہمہ گیر تائید حاصل کی جا سکے۔"

۲- ENCYCLOPAEDIA OF RELIGIONS AND ETHICS کے مقالے SCIENCE کا مصنف سائنس کی تعریف اس طرح بیان کرتا ہے:

"SCIENCE IS A SYSTEM OF KNOWLEDGE DEFINED PARTLY BY ITS SUBJECT MATTER OF MORE OR LESS OBJECTIVE FACTS, BUT MAINLY BY THE METHODS WHICH ITS DATA ARE REACHED AND BY THE EXTENT TO WHICH ITS CNCLUSIONS CAN BE EXPERIMENTLY TESTED."
کہ سائنس وہ نظام علم ہے جس کی تعریف جزوی طور پر حقائق واقعیہ کے نفس مضمون سے، لیکن کلی طور پر ان طریقوں سے کی جاتی ہے، جن سے مبینہ حقائق کو حاصل کیا جاتا ہے۔ اور اس بات سے بھی کی جاتی ہے کہ اس کے ماخوذ نتائج کس حد تک تجربہ کی کسوٹی پر پرکھے جا سکتے ہیں۔

۳- F.S.TAYLOR اپنی کتاب SCIENCE PAST AND PRESENT" میں سائنس کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

"SCIENCE IN ITS WIDEST SENCE, IS A SYSTEMATIC METHOD OF DESCTILING AND CONTROLLING THE MATERIAL WORLD."
"سائنس وسیع ترین معانی میں عالم مادی کی توصیف و تسخیر کے منظم طریقے کا نام ہے۔"

"سائنس وسیع ترین معانی میں عالم مادی کی توصیف کرنے اور اسے مسخر کرنے کے مربوط طریقہ کا نام ہے۔"

سائنس کی تعریفات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ سائنس مادی دنیا کی توصیف و تسخیر کے منظم طریقے کو کہتے ہیں۔ اس سے پہلے کہ سائنس اور اسلام کے متعلق گفتگو کی جائے ایک قدیم خلش جو مذہبی راہنماؤں کے اذہان میں پائی جاتی ہے کہ سائنس مذہب کی دشمن ہے۔ اس کا ازالہ کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

جہاں تک مطلق سائنس اور مذہب کا تعلق ہے، اس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ابتدا میں جب سائنسی رجحانات منصۂ شہود پر آئے تو سائنسدانوں میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوئے جو اپنے نظریات کو مادہ پرستانہ الحاد کی آخری سرحدات سے بھی آگے لے گئے۔ اور ان کے مقابلے میں ایسے لوگ بھی تھے جو ایک ہستیٔ اعلیٰ اور عالم اشیا کی تخلیق میں ایک مقصد کی موجودگی پر اس شدت سے ایمان یقین رکھتے تھے کہ وہ نہ صرف اول الذکر گروہ کے عقائد پر حملے کرتے تھے بلکہ کائنات میں اصولِ ارتقار کی موجودگی پر اس کے واضح عمل کو بھی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں دورِ حاضر میں سائنس کے علم برداروں کے آقاؤں اور راہنماؤں نے سب سے پہلے سائنس دانوں پر ظلم وتشدد کیا۔ عیسائیوں نے ابتدا میں سائنس کو شیطانی عمل سمجھا، اور سائنسدانوں کو ظلم وتشدد کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے تمام یونانی فلاسفروں اور سائنسدانوں کو کافر قرار دیا اور ان کے متبعین کو طرح طرح کی اذیتیں پہنچائیں۔ ۴۱۵ء میں اسکندریہ میں ہائپیشیا HYDATIA نامی خاتون کو جو فلسفۂ ارسطو کی شارح تھی، "کافرانہ" علوم کی وجہ سے عیسائیوں نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اٹلی کے مشہور سائنسدان گلیلیو گلیلی (GALILEO - GALELEI) نے جب یہ کہا کہ زمین گول ہے اور سورج کے گرد گھومتی ہے تو اسے عمر قید کی سزا سنائی گئی اور یہ عظیم سائنسدان جیل کی سلاخوں کے پیچھے مرا۔

ابتدا میں تنگ نظر مذہبی لوگ سائنس سے ٹکراتے رہے۔ لیکن آج یہ شدید قسم کے نظریات اور ان سے پیدا ہونے والے اختلافات بے معنی اور بیکار ہو رہے ہیں کیونکہ

سائنس نے اب ایسے حقائق کا انکشاف کر دیا ہے جو نہ صرف ان اختلافات کو ایک بڑی حد تک محو کر دیتے ہیں۔ بلکہ چشم جویائے حقیقت کو ایک نئی روشنی اور ایک نیا افق بھی عطا کرتے ہیں۔

دورِ جدید میں علماء نے اس حقیقت کو تسلیم کر لیا ہے کہ مذہب اور سائنس میں کوئی اختلاف نہیں۔

INTRODUCTION TO THE HISTORY OF SCIENCE میں GEORGE SARTON لکھتے ہیں:

"THERE CAN BE NO CONFLID BETWEEN SCIENCE AND RELEGION."

کہ سائنس اور مذہب میں کوئی تضاد نہیں!"

"OUT OF MY LATER YEARS BY EINSTEIN" میں ہے کہ:

"SCIENCE WITH OUT RELIGION IS LAME, RELIGION WITHOUT SCIENCE IS BLIND."

"سائنس مذہب کے بغیر لنگڑی ہے اور مذہب سائنس کے بغیر اندھا!"

سائنس اور اسلام:

مندرجہ بالا حوالہ جات سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائنس اور مذہب میں تضاد نہیں ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ سائنس اور مذہب کو ایک پیمانے سے نہیں ناپا جا سکتا۔

جہاں تک اسلام کا تعلق ہے، یہ تمام مذاہب عالم سے وسیع النظر اور اکمل و اتم ہے۔ دنیا میں بعض ایسے مذاہب بھی پائے جاتے ہیں جن میں صرف رہبانیت اور مادی دنیا سے فرار کا عقیدہ ملتا ہے۔ مثلاً ہندومت، عیسائیت اور یہودیت وغیرہ۔ لیکن اسلام اس عقیدے کی شدت سے نفی کرتا ہے، ارشادِ نبوی ہے:

"لا رھبانیۃ فی الاسلام"

کہ اسلام میں ترک دنیا کے عقیدے کی کوئی گنجائش نہیں، بلکہ اسلام اس مادی دنیا کے لذائذ اور نعمتوں کو جو حلال ہیں، جائز قرار دیتا ہے اور ان سے استفادہ کی اجازت بھی دیتا ہے۔ اس لحاظ سے سائنس اور اسلام دونوں ہی مادی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور دونوں اس سے مستفید ہونے کو جائز سمجھتے ہیں۔ قرآنِ حکیم واضح طور پر بیان فرماتا ہے کہ مجھ سے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی مانگنے والے دونوں جگہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے:

"ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار"

کہ "اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بہتری عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عنایت فرمایئے اور عذاب دوزخ سے ہمیں بچایئے!" —— نیز فرمایا:

"ولقد مکنّٰکم فی الارض وجعلنا لکم فیہا معایش"

کہ بیشک ہم نے تم کو زمین پر رہنے کی جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں سامانِ زندگی پیدا کیا۔"

مندرجہ بالا آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ مادی دنیا کو نظرانداز کرنا اسلام کا نظریہ نہیں بلکہ حتی المقدور اس سے جائز حد تک استفادہ کرنا چاہیے۔

سورۃ مزمل کے مطابق تہجد کی نماز اس لئے فرض نہیں کی گئی کہ دن میں تمہیں تلاش رزق کے لئے سفر کرنا پڑتا ہے، قرآنِ حکیم میں حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پرشکوہ بادشاہت، ان کے لاؤ لشکر کا ذکر، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مکی اور مدنی زندگی اور آپ کے غلام اور اصحاب اس بات پر دال ہیں کہ اس مادی دنیا میں رہ کر ہی آخرت کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس لحاظ سے سائنس اور اسلام میں کوئی فرق نہیں کہ یہ دونوں مادی دنیا سے بحث کرتے ہیں۔ سائنس کا لفظی معنیٰ علم ہے اور اس طور سے ایک پہلو سامنے آتا ہے کہ کیا علم یا اس کے قریب قریب الفاظ مثلاً عقل، فکر، حکمت اور تدبر اسلام کی رو سے جائز ہیں یا نہیں؟

قرآن مجید کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ علم اور اس کے قریب قریب الفاظ مثلاً عقل، فکر، حکمت اور تدبر پر اسلام پورے شد و مد سے روشنی ڈالتا ہے اور انکو اختیار کرنے کی سختی سے ترغیب دیتا ہے اور علم اور حکمت جاننے والے کو اعلیٰ درجے کی خوبی اور فضیلت کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں فرمایا:

۱۔ "ولما بلغ اشدہ آتیناہ حکما وعلما"

کہ "جب وہ جوانی کو پہنچے تو ہم نے انکو حکمت اور علم عطا فرمایا"

۲۔ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

"وانہ لذو علم لما علمناہ"

"بے شک وہ بہت بڑے عالم تھے بایں وجہ کہ خداوند کریم نے انکو علم دیا"

۳۔ عیسٰی علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

"ویعلمہ الکتاب والحکمۃ والتوراۃ والانجیل"

کہ "اللہ تعالیٰ ان کو تعلیم فرمائیں گے (آسمانی) کتابیں اور سمجھ کی باتیں بالخصوص توراۃ اور انجیل!"

۴۔ رسولِ عربی پر جو آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں، ان میں بھی علم کی تاکید ہے:

"اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم ہ علم الانسان ما لم یعلم"

کہ "آپ پڑھیئے اور آپ کا رب بڑا کریم ہے، جس نے قلم سے تعلیم دی اور ان چیزوں کی تعلیم دی جنہیں انسان جانتا نہ تھا۔"

۵۔ "وقل رب زدنی علماً"

"آپ فرما دیجئے، اے میرے رب، میرا علم بڑھا دیجئے!"

"واذکروا نعمت اللہ علیکم وما انزل علیکم من الکتاب والحکمۃ یعظکم بہ"

کہ "حق تعالیٰ کی جو نعمتیں تم پر ہیں، انہیں یاد کرو (خصوصاً) اس کتاب اور حکمت کو جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل فرمائی کہ تم انکے ذریعہ نصیحت

کرتے ہوئے

۷۔ "یؤتی الحکمۃ من یشاء ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیراً کثیراً"

(اللہ تعالیٰ) جسے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جو حکمت سے سرفراز کر دیا گیا، اس کو بڑی خیر کی چیز حاصل ہو گئی ہے

عقل:

سائنس کا پہلا مرحلہ جزئیات کو قلمبند کرنا ہے، اس مرحلے پر طالب علم کو عقل، فہم و دانش کے بل پر کام کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید بھی انسان کو عقل استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ گویا عقل کا استعمال بھی سائنس اور اسلام کا مشترک پہلو ہے۔

۔ "والدار الآخرۃ خیر للذین یتقون افلا تعقلون"

کہ "آخرت کا گھر متقیوں کے لئے بہتر ہے، کیا تم عقل نہیں کرتے؟"

تفکیر و تدبر:

تفکیر و تدبر سائنس کا لازمی جزو ہے۔

اسلام اگرچہ بعض امور میں عقل دوڑانے کی اجازت نہیں دیتا، مثلاً خدا تعالیٰ کی صفات، یا انسان اس نہج پر سوچنا شروع کر دے کہ خدا کو کس نے پیدا کیا؟ یہ اس قسم کے سوالات ہیں جو انسان کی عقل محدود میں نہیں سما سکتے۔ اس لئے انہیں بلا حجت و تفکیر تسلیم کرنے کا حکم ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ قرآن و حدیث کے سمجھنے میں انسان کیلئے تفکیر کی گنجائش ہی نہیں۔ قرآن حکیم میں جا بجا انسانوں کو تفکیر کی دعوت دی گئی ہے اور انسان کو اس بات پر ابھارا گیا ہے کہ کائنات اور دوسری اشیاء کے بارے میں مثبت طور پر سوچے جس میں بنی نوع انسان کا بھلا مضمر ہے۔ کیونکہ اسلام انسانوں کی عقلوں کو جامد کرنے نہیں آیا بلکہ انہیں جِلا بخشنے کے لئے آیا ہے۔

قرآنِ حکیم اور سائنس:

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ سائنس کی بنیاد تجربات اور مشاہدات پر ہے۔ قرآنِ حکیم کے مطالعہ سے بھی یہی حقیقت واضح ہوتی ہے کہ انسان فطرتاً تجربہ اور مشاہدہ کو

پسندیدہ نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا تھا:

"رب ارنی کیف تحی الموتی"

کہ "اے میرے پروردگار، مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے؟"

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا:

"رب ارنی انظر الیک"

کہ "اے میرے پروردگار مجھے اپنا آپ دکھا"

نیز جب انبیاء ارشاد ربانی لے کر قوم کے سامنے گئے تو قوم نے آیات اور نشانیاں دیکھنے کی فرمائش کی تاکہ نبی کی صداقت کا اسے یقین ہو جائے۔

مندرجہ بالا دلائل و براہین سے معلوم ہوتا ہے کہ سائنس اور اسلام میں کافی مماثلت ہے۔ دراصل سائنس علم کا ایک حصہ ہے۔ جبکہ اسلام پورے علم کو محیط ہے۔ بعض سائنسی علوم انبیاء اور صالحین کو بھی سکھائے گئے۔ مثلاً نوح علیہ السلام کا کشتی تیار کرنا اور پھر اس کا پانی کے اوپر تیرنا، حضرت داؤد علیہ السلام کو زرہ بنانے کی صنعت عنایت کرنا، ذوالقرنین کا یاجوج ماجوج کو مقید کرنے کے لئے دیوار بنانا، سب ایسی باتیں ہیں جو سائنسی علوم کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

اسلام اور کائنات:

کائنات کے بارے میں بھی اسلام نے روشنی ڈالی ہے۔ سورۂ اعراف میں انسانوں کو آسمانوں زمینوں اور سارے چیزوں پر غور کرنے کی دعوت دی گئی ہے۔ جو زمین اور آسمان میں واقع ہیں۔ شمس و قمر، نجوم، زمین، کائنات کے مختلف ارکان ہیں۔ سائنس نے سب سے پہلے یہ کہا کہ زمین ساکن ہے اور کائنات کا مرکز ہے۔ اور سبھی چاند ستارے حتیٰ کہ سورج اس کے گرد گھومتا ہے۔ یہ بطلیموس کا نظریہ تھا۔ قرآن حکیم کے مطابق سورج ساکن نہیں ہے۔

۱۔ "وسخر لکم الشمس والقمر دائبین"

"اور تمہارے نفع کے واسطے سورج اور چاند کو مسخر بنایا جو ہمیشہ چلتے رہتے ہیں۔"

۲۔ "والشمس تجری لمستقر لها ذالك تقدیر العزیز العلیم ○ والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون القدیم ○ لا الشمس ینبغی لها ان تدرك القمر ولا اللیل سابق النهار وکل فی فلك یسبحون"

اور سورج اپنے ٹھکانے کی طرف چلتا ہے۔ یہ اندازہ زبردست علم والے خدا کا ہے اور چاند کیلئے منزلیں مقرر کیں۔ یہاں تک کہ ایسا رہ جاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی۔ نہ آفتاب کی مجال ہے چاند کو پکڑ لے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور دونوں ایک ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔"

بعد میں کتنی صدیوں تک مغربی سائنسدان سورج کو ساکن مانتے رہے اور قرآن حکیم کے اس حکم کو ٹھکراتے رہے۔ لیکن آج وہ بھی اس حقیقت کو تسلیم کر رہے ہیں کہ واقعۃً سورج بھی حرکت کر رہا ہے اور ساکن نہیں ہے۔

علم حیوانات اور حشرات الارض کے بارے میں، خداوند کریم نے کئی مقامات پر، پرندوں، درندوں، چرندوں اور حشرات الارض کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے شہد کی مکھی کے متعلق معلومات فراہم کی ہیں، فرمایا:

"واوحی ربك الی النحل ان اتخذی من الجبال بیوتا۔۔۔ الآیۃ"

شہد کی مکھیوں کے بارے میں معلومات رکھنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ مختلف موسموں کے شہد کا رنگ مختلف ہوتا ہے۔ گویا جو حقائق اور سائنسی معلومات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائی ہیں، موجودہ سائنس ان کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکی۔

(باقی آئندہ۔ ان شاء اللہ)

(بقیہ از صفحہ ۳۸) شرف بخشا ہے۔ اگر منشی غلام احمد کرشن "آریوں کا بادشاہ" بننے کا دعویٰ کر سکتا ہے تو شر فانند برہمچاری گنج لعل "ربِ قادیان" ہونے کا دعویٰ کیوں نہیں کر سکتا؟ (باقی۔ باقی)